

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہم نماز کے بعد کیا کرتے ہیں؟



مصنف

محمد سراج احمد السعیدی القادری



ناشر مکتبہ سعیدیہ بارپیر اکبر شاہ پور دہلی

ہدیہ 2/50 وپس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

قرآن مجید احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہ
سے اس بات کا ثبوت کہ

ہم نماز کے بعد مانگتے ہیں؟

مُصَنَّفٌ

خادم اہل سنت محمد سرانج احمد السعیدی القادری

ناشر

مکتبہ سعیدیہ دربار پیر شاہ

بوسن روڈ - ڈاک خانہ نواب پور ملتان

ہدایہ - دو روپے پچاس پیسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

قرآن مجید احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہ
سے اس بات کا ثبوت کہ

ہم نماز کے بعد مانگتے ہیں
ہاں جنکے دعا کیوں ہیں

— مُصَنَّفٌ —

خادم اہل سنت محمد سراج احمد السعیدی الفارسی

— ناشر —

مکتبہ سعیدیہ دربار پیر شاہ

بوسن روڈ - ڈاک خانہ نواب پور ملتان

ہدایہ: دو روپے پچاس پیسے

جملہ حقوق محفوظ اہکیں

نام کتاب ————— "ہم نماز جازہ کے بعد دعا کیوں مانگتے ہیں؟"

مصنف ————— محمد سراج احمد السعیدی القتادری

زیر اہارت ————— حضرت قبلہ پیر سید عبدالحمید شاہ صاحب دربار اکبر شاہ بوہڑ ملتان

حب الارشاد ————— خطیب پاکستان حضرت مولانا فیض رسول صاحب نظامی ملتان

کتابت ————— منظور انور سعیدی الخطاط شاہین مارکیٹ ملتان

مطبع ————— سیال پریس مہتری منڈی ملتان

تعداد ————— ایک ہزار (۱۰۰۰)

سائز ————— ۳۰ × ۲۰
۱۶

بار اول ————— جون ۱۹۸۱ء

ناشر ————— { مکتبہ سعیدیہ جامعہ سعیدیہ ٹوٹھہ اکبریہ دربار پیر اکبر شاہ
بوہڑ ملتان }
{ بوہڑ ملتان - پی۔ او۔ نواب پور ملتان }

تقسیم کار ————— (۱) کتب خانہ حاجی مشتاق احمد انڈون بوہڑ گیٹ ملتان

(۲) مکتبہ اسلامیہ نزد دربار حافظ جمال اللہ دولت گیٹ ملتان

(۳) جمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ملتان

(۴) ملک میوزکینسی پرائیڈا اوپنٹریف ضلع بہاولپور

نوٹ :-

مصنف کتاب خدا کی مطبوعہ کتابیں مذکورہ بالا کتب خانوں

سے ہر وقت مل سکتی ہیں !

ہے نسبت مجھ کو

یہ غلام اپنی اس تالیف کو جن مقدس ہستیوں سے منسوب کرتا ہے
ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :-

- امام اہل سنت مجدد دوران سیدی علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب ناظمی مدظلہ
- خواص بحر توحید حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف)
- غوث اعظم محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
- مبلغ طریقہ سیدنا امام جعفر الصادق - محب اہل بیت - زائر صحابہ
- سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین
- صحابہ کرام و اہل بیت عظام علیہم الرضوان اور حضور پر نور - صاحب مقام
- قلاب قوسین اودادی - ہادی ام - جمیل الشیم - محبوب صلی اللہ علیہ
- وآلہ و صحابہ وسلم

ہزار بار بشویم دہن بے شک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال ہے ادبیت

شاہاں چہ عجب گریہ نواز نگہ دار



(دیدار محبوب کا طالب)
محمد سراج احمد السعیدی نقاد

جملہ حقوق محفوظ اہکیں

نام کتاب ————— "ہم نماز جازہ کے بعد دعا کیوں مانگتے ہیں؟"

مصنف ————— محمد سراج احمد السعیدی القادری

زیر اہارت ————— حضرت قبلہ پیر سید عبدالحمید شاہ صاحب دربار اکبر شاہ بوہڑ ٹھٹھان

حب الراشد ————— خطیب پاکستان حضرت مولانا فیض رسول صاحب نظامی ٹھٹھان

کتابت ————— منظور انور سعیدی الخطاط شاہین مارکیٹ ٹھٹھان

مطبع ————— سیال پریس مہری منڈی ٹھٹھان

تعداد ————— ایک ہزار (۱۰۰۰)

سائز ————— ۳۰ × ۲۰
۱۶

بار اول ————— جون ۱۹۸۱ء

ناشر ————— { مکتبہ سعیدیہ جامعہ سعیدیہ ٹھٹھان اکبریہ دربار پیر اکبر شاہ
(بوہڑ ٹڈ۔ پی۔ او۔ نواب پور ٹھٹھان)

تقسیم کار ————— (۱) کتب خانہ حاجی مشتاق احمد انڈون بوہڑ ٹھٹھان

(۲) مکتبہ اسلامیہ نزد دربار حافظ جمال اللہ دولت گیتھان

(۳) جمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ٹھٹھان

(۴) ملک نیوز ایجنسی پرائیویٹ اوپن لیمٹڈ ضلع بہاولپور

نوٹ :-

مصنف کتاب خدا کی مطبوعہ کتابیں مذکورہ بالا کتب خانوں

سے ہر وقت مل سکتی ہیں !

ہے نسبت مجھ کو

یہ غلام اپنی اس تالیف کو جن مقدس ہستیوں سے منسوب کرتا ہے
ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :-

- امام اہل سنت مجددِ دوران سیدی علامہ سید احمد سعید شاہ صاحبِ کاظمی مدظلہ
- خواص بحرِ توحید حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف)
- غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
- مبلغِ طریقہ سیدنا امام جعفر الصادق، محبوبِ اہل بیت، زائرِ صحابہ،
- سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔
- صحابہ کرام و اہل بیتِ عظام علیہم الرضوان اور حضور پر نور، صاحبِ مقام
- قابِ قوسین و اودنی، ہادیِ امم، جمیلِ اشیم، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ
- وآلہ و صحابہ وسلم۔

ہزار بار بشویم دہن بَشک و کلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال ہے ادبیت

شاہاں چہ عجب گریبواز نگدرا



(دیدارِ محبوب کا طالب)

محمد سراج احمد السعیدی القادری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَمْدُهُ وَتُصَلِّيَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اقابعد! بعض لوگ خواہ مخواہ ہیجان اور افراتفری پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دُعا مانگنے سے روکتے ہیں اور دُعا مانگنے والوں پر بدعتی ہونے کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ دُعا مانگنے کا حکم مطلقاً بھی اور بعد از نماز بھی قرآن شریف و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔ جبکہ منکرین دُعا اور متکبرین کیلئے وعید مذکور ہے۔

حکم دُعا ان آیات میں ہے

۱:- أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (پ۔ البقرة آیت ۱۸۶)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دُعا قبول کرتا ہوں دُعا مانگنے والے کی جب مجھ سے دُعا مانگے۔

۲:- وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ۔ المؤمن آیت ۶۰)
اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

۳:- وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا إِنَّكَ دُكُونٌ رَّحِيمٌ (پ۔ الحشر آیت ۱۰)

اور جو ان کے بعد آئے (ایمان والے) عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ لے۔ وہ ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

۴۔ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝
(تفہیم القرآن آیت ۷۷-۷۸)

جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعائیں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

اس آیت کا یہ معنی جن تفاسیر میں موجود ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) تفسیر ابن جریر طبری ج ۳ ص ۱۳۔ مقياس خفیت ص ۵۳۲ و ۵۳۳
تفسیر نذکر میں ہے کہ پانچ آئمہ مفسرین نے اس آیت کا معنی یہی کیا ہے۔
مفسرین کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ محمد بن سعد..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۲۔ علی..... ابن عباس سے۔

۳۔ محمد بن عمرو..... حضرت مجاہد سے۔

۴۔ بشر..... حضرت قتادہ سے۔

۱۱۰ محمد بن یعقوب صاحب القاموس فرماتے ہیں:۔ إذا فرغت من الصلاة المكتوبة فالنصب في الدعاء۔ (توزیر المقياس من تفسیر ابن عباس ص ۳۹۱)

۱۵۔ ابن ثور معمر سے اور وہ قتادہ سے ۔

(۲) سند المفسرین امام نسفی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (تفسیر بدارک ج ۲ ص ۲۲۵)

(۳-۴) صاحب تفسیر خازن و صاحب تفسیر معالم حضرت عبد اللہ بن عباس حضرت قتادہ، حضرت ضحاک، حضرت مقاتل اور حضرت کلبی سے۔ (تفسیر خازن و تفسیر معالم التنزیل ج ۱، ص ۲۲، مفتاح کس خفیت ص ۵۳۲)

اصول تفسیر کے مطابق سب مقدم تفسیر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے۔ پھر حضرت قتادہ کی پھر حضرت مجاہد کی۔ پھر دوسرے مفسرین اور ان سب کے نزدیک ہر نماز کے بعد دعائے مانگنا ضروری ہے۔ واجب ہے۔

(۵) درس نظامی کی مشہور تفسیر جلالین میں امام جلال الدین محلی بتائے کہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :-

فاذا فرغت من الصلوة فانصب ۱۵ اربع

فی الدعاء۔ (تفسیر جلالین شریف ص ۵)

پس جب فارغ ہوئے نماز سے محنت کر دے۔

(۶) ۱۵ شس جلالین شریف میں :-

الربع فی الدعاء فان الدعاء بعد الصلوة

مستحابة كذا هو المأثور عن ابن عباس و

قتاده والضحاك ومقاتل (عبر حلیس ص ۵۰۰) ترجمہ مطبوعہ

۷۱) تفسیر قرآن قاضی نذرت اللہ مقتبہ دی بانی پتی شاگرد رشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

قال ابن عباس وقتاده والضحاك ومقاتل والحبیب
اذا فرغت من الصلوة امكنوة او معلق الصلوة
فانصب الى ربك في الدعاء .

(تفسیر طہری ج ۱۰ ص ۲۹۴ مطبوعہ دہلی)

۷۱) علامہ ابن کثیر نے بھی مذکورہ معنی بیان کئے ہیں ۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲۶ . مقياس حقیقت ص ۵۲۴)

۷۱) سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے بھی یہی معنی بیان کیا
ہے ۔ (مقياس ص ۵۲۴ . بحوالہ غیۃ الطالبین ص ۶۶)

کلمہ یہ چودہ تفاسیر کے حوالے ایک آیت کے بارے میں پیش کئے
گئے ۔ اگر مزید تفاسیر کا جمع کیا جائے تو یہ حوالے کہیں زیادہ ہو
سکتے ہیں ۔ وہ یہ کہ :-

اگر دین رکس است یک ہفت ہست

با حیا باش از حسد اغافل نشو

یہ میں اسول از عیب نہ نل مشو

۵: وَتَجِيئُ الْيَزِيدُ اَمْرًا وَعَمَلُهُ اَصْلًا

بِزَيْدٍ هُمْ مِنْ فَسَلِهِ وَانْكَرَافِهِ اَمْرًا

عَذَابٌ شَدِيدٌ ۵ (پُ الشوریٰ آیت ۲۳)
اور (اللہ تعالیٰ) دعا قبول فرماتا ہے۔ ان کی جو ایمان لائے اور
اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے۔ اور
کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۱) ایمان والے اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

(۳) انکو مانگی ہوئی چیز کے علاوہ زیادہ بھی دیتا ہے۔

(۴) رب سے دعا مانگنے والے کافر ہیں۔

(۵) دعا مانگنے والوں کے لئے سخت عذاب ہے۔

۱۶۔ وَقَعَاؤُنَا عَلَى السَّبْرِ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَقَاوُنَا

عَلَى الْإِسْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (پُ المائدہ آیت ۲۱)

اور نیکی و پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و
زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

کیوں جناب! دعا مانگنا نیکی ہے یا برائی؟ اگر نیکی

ہے تو پھر آپ مانع کیوں ہیں۔ اگر نیکی نہیں تو آیات گذشتہ

اور حدیث الدعاء منخ العبادۃ (رکن العمال شریف)

یا وہ حدیث جن میں دعا مانگنے کی ترغیب اور حکم ہے یا جن احادیث

میں دعائیں ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ جن کو امام برحق ملا علی قاری نے

اکثر باب الاعظم میں اور علامہ محمد بن جریر نے حصن حصین شریف

میں جمع فرمایا ہے

فتاویٰ میں! آیات مذکورہ میں عموماً اور سورۃ الشرح
کی آیت میں خصوصاً دُعا مانگنے کا حکم موجود ہے۔ پھر دُعا سے
منع کرنا صراحتاً قرآن کی خلاف ورزی نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ
کے حکم سے اعراض، انحراف اور بکرو و سرکشی نہیں تو کیا ہے؟ جب
علی الاطلاق حکم دُعا قرآن میں موجود ہے تو پھر پابندی عائد کرنا کہ
بغاب فلاں جگہ مانگو فلاں جگہ نہ مانگو۔ فلاں جگہ مانگنا بدعت ہے۔
فلاں جگہ مانگنی شرک ہے۔ کیسے صحیح ہے۔ جبکہ علماء برحق کا سلسلہ
اصول ہے۔ ”المطلق یجوز علی اختلافہ“
اللہ تعالیٰ حاکم برحق کے حکم عام کو مقید کرنا کہاں کی دانش مندی ہے۔
سچ کہاں سے لے۔ ط

خدا جب عقل چھین لیستاب حماقت اسی جاتی ہے

دُعا نہ مانگنے والوں کے لئے عقاب

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے
بندوں کو بار بار حکم دیا ہے کہ مجھ سے مانگیں تمہیں دیتا ہوں۔
تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔ تمہاری پکار سنتا ہوں اور تمہاری
آرزو پوری کرنا ہوں۔ اب وہ آیات ملاحظہ فرمائیے جن میں

دعا مانگنے والوں کے لیے عذاب و عید اور عتاب کا ذکر ہے۔
 (اعاذنا اللہ تعالیٰ من لعاب والوعید
 والعتاب بحرمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم السعدی
 ۱:- قَالَ اخْسَنُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُوا اِنَّهٗ كَانَ فَرِيقًا
 مِنْ عِبَادِي يَقُولُ تَرٰبَنَا اَمْنًا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
 وَاَنْتَ حَنِيْزٌ لَّا اَحْمِيْنُ ۚ فَاَنْتَ تَخْذُ تَحْوِيْهُمْ
 سُبْحٰنَ يٰ اَحْسَنَ السَّوْءِ كُمْ دِكْرِيْ وَكَثْرَةُ مِنْهُمْ
 تَضْحَكُوْنَ د (پہا المومون آت ۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰)

ایمانت کے دن (اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ زندے ہوئے جہنم
 میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ بے شک میرے
 بندوں سے ایک جماعت دعا مانگتی تھی کہ اے ہمارے
 رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رب
 بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنا لیا۔ یہاں تک
 کہ انہیں بنانے کے شغل میں تم یہی یاد رہوں گے اور تم ان سے
 ہنسا کرتے تھے۔

۱۱) دعا مانگنے والے دوزخ میں زندے پڑے ہیں گے۔
 ۱۲) دعائے منع کرنا (۳) دعا مانگنا (۴) دعا مانگنے والوں سے
 بڑھایا کھانا کرنا، منحوس کرنا دوزخیوں کا کام ہے۔ ۱۵) عاز
 ۱۶) خدا نہ سبھول جہانے کے مترادف ہے۔ ۱۷) ابعاد زبانہ

۲۔ قُلْ مَا نَعْبُوْا اِیْکُمْ سِرِّیْ لَوْلَا دُعَاءُ اَحْمَد فَقَدْ
 کَذَّبْنِمْ فَمَنْ یَّکُوْنُ لَہٗ اِمَامٌ (ث العرفان آیت ۷۷)
 فرمائیے اے اہل اسلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیرِ ارب تمہاری پندہ
 نہ کرے۔ اگر تمہاری دعا نہ ہو۔ یہی تمہیں تمہارے جھٹلا دیا۔ تو
 جلدی عذاب چھٹنے وال ہو۔

۱۱۔ دے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کسی کی پراہم فرماتا۔ یہ شانِ کبریائی ہے۔

۱۲۔ دعا کو جھٹلایا۔ اعراض کرنا یا مانگی موجب عذاب ہے۔

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیُدْخِلُوْنَ
 جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝ (پکا ۱۰۔ المؤمن آیت ۷۶)

بے شک وہ جو میری عبادت و دعا سے کبر کرتے ہیں عقیقہ یب
 جہنم میں جائیں گے۔ ذیل ہو کر۔

اس آیت میں عبادتی کا معنی دُعائی کیا گیا ہے۔ ^{حفظ} ملا

فرمائیے اہل مشرقیہ جلالین ص ۳۹۳ طبع ناری دہلی

ثانیاً۔ آیت کا سباق اس پر دال ہے۔ وَقَالَ رَبُّکُمْ اَدْعُوْنِیْ
 استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
 الخ۔ آیت ۷۶

ثالثاً۔ تاجدارِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدعاء
 هو العبادۃ ثم دعاء و قاتل ربکم اذ عوفی
 استجب لکم (رداء احمد والترمذی و بودارد والبیہقی)

ابن ماجہ، عن نعمان بن بشیر۔ مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الدعوات فصل ثانی
معلوم ہوا کہ عبادت کے بعد دعا مانگنے والے یا دعا والی عبادت
تسکین کرنے والے ذلیل، خوار ہو کر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔
فاعتبروا یا اولی الابصار۔ چہ گفت آنچه گفت۔ ۵

در اندر آپہ حبسے والے دعا سے پیدائیں گے

ہم نے رب سے دعا مانگی، مانگتے ہیں مانگیں گے

۴۔ وَمَا دَعَا الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ه (پ۲۔ المؤمن آیت ۵)

اور کافروں کی دعا نہیں سگر بھیجتے پھرنے کو۔

بارگاہ ایزدی میں کفار کی دعا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جو کافر ہو جسک
دعا قبول کرے اور عطا فرمانے والے رب العالمین سے دعا نہ مانگے۔ عذر
ہم مانگیں گے مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے۔ ۱۲

نوٹ: (۱) اگر کسی کو آیات کے معانی سے اختلاف ہو تو وہ
خود لفظی معنی پیش کرے۔

(۲) مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی تہذیب لغت مصباح اللغات میں
دُعَاءٌ وَدَعَاۤیْ اور الدعاء کے معنی حسب ذیل ہیں۔

(۱) پکارنا۔ (۲) رغبت کرنا (۳) مدد طلب کرنا۔

(دیکھئے مصباح اللغات ص ۲۴۱ طبع کراچی۔ المنجد عربی ص ۲۱۶)

ہماری دعائیں یہ تینوں معنی بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ ہم دعا
میں رب کو پکارتے ہیں۔ اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اور اسی

سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ معافی اس کو مستلزم نہیں کہ اس کی
دی ہوئی طاقت سے کوئی کسی کا مددگار نہ ہو۔ تفصیل کے لئے
فقیر کا رسالہ الامداد والا استعانت ملاحظہ فرمادیں۔

حضرت علیہ السلام نے نماز جہازہ کے بعد دعا مانگی ہے

اختلاف کے مقتدر امام بحقیق علی الاطلاق، شارح ہدایہ
علامہ امام ابن ہمام رضی اللہ عنہ امتونی الشہادتے کہا کہ عمر بن قنادہ
اور عبد اللہ بن البرہان نے مندرجہ ذیل۔

لما التقى الناس بموت رسول الله صلى الله عليه
وسله على المنبر وكشف له ما بين يديه فقام
ينظر الى معركتهم فقال عليه السلام اخذ الراية
نابيد بن حارثة فمضى حتى استشهد وصلى عليه
ودعاه وقال استغفر والہ دخل الجنة وهو
يسمى ثم اخذ الراية جعفر بن ابی طالب فمضى
حتى استشهد وصلى عليه رسول الله صلى الله عليه
وسله ودعاه وقال استغفر والہ دخل الجنة
وهو اظهر فيها محابدين حيث شاء (فتح القدير
شرح هداية الشافعي ج ۲ ص ۸۱)

اے نبی مسلمان! تمہارا موتہ مبارک ہے جہاں سے تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر چرچسودہ افراد ہوئے تھا اور آپ
 کے درمیان جو حجابات تھے سب ختم ہو گئے۔ اور آپ میں نہ جس کو
 اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جہنم زید بن عمار
 کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ جنگ لڑے لڑتے شہید ہو گئے ہیں جہنم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دعا مانگی
 اور صحابہ کو اس کے لئے بختہ کی دعا مانگنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا کہ
 وہ جنت میں ہے اور اس کے باغوں میں ٹہکتا ہے۔ یہ حدیث ابو ہریرہ
 نے جہنم اٹھایا اور وہ بھی جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے تو حضور
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے بھی
 دعا مانگی اور صحابہ کو بھی ان کی خوشنویسی دعا طلب کرنے کا حکم فرمایا
 حضرت جعفر بہشت میں داخل ہو گئے۔ اور وہ اپنے بازوؤں کی مٹانے
 سے جہاں چاہتے ہیں ٹر رہے جاتے ہیں (یعنی جہنم میں حضور پر نور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ وغیرہ من ترجیات الخ)۔
 اس حدیث پاک کی رو سے متعدد مسائل حل ہو جاتے ہیں خصوصاً
 اس بعد نماز جنازہ کا مسئلہ تو بالکل ہی ختم ہو گیا۔ اب بھی اگر کوئی ضدی
 اپنی بیٹ دھاتی نہ چھوڑے تو اسے اللہ تعالیٰ کا اس میں
 قصور ہے۔

تفکر وادب

عن عوف مَالِك قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ
 مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَامِدِ
 وَاعْفُ عَنْهُ وَإِلَّا تَنْزِلْهُ وَسِعَ مَدْخَلُهُ وَاعْتَسَبَ بِالنَّارِ
 وَالنَّارُ وَالنَّبْتُ وَالنَّارُ لِقَبْرِهِ مِنَ الْخَطِيَا كَمَا لِقَبْرِ النَّبِيِّ الْأَنْبِيَاءِ
 مِنَ الدُّنْيَا وَابْتَدَأَهُ دَارًا أَخْبَرَا مِّنْ دَارِهِ وَاهْتَدَى
 خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا حَسَنًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ
 الْجَنَّةَ وَأَعَدَّ لَهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْمَسَاكِينِ
 وَفِي رِوَايَةٍ وَقَدْ قُبِرَ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابُ الْمَسَاكِينِ حَتَّى
 تَمُوتَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْمَيِّتَ - (رواه مسلم شریف
 مسکوہ شریف ص ۵۵۰ باب النبی بالجہانۃ)

حدیث عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز جنازہ پڑھی (اس کے بعد) ہو دعا کی وہ میں نے یاد کر لی۔ اور وہ دعا
 ہے۔ اللہم اغفر له وارحمہ۔ اے اللہ اس کو بخش دے اس پر
 رحم کر۔ اس کو عافیت میں لے۔ اس کو عاف کر دے اس کی مہمانی فرما
 اور اس کی قبر کو ٹھکانہ کر دے۔ اس کو پانی ہر طرف اور اس سے دھو دے
 درمیان نماز اس کو گناہوں سے جس طرح عاف کرتا ہے تو پھر اسے کو
 میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر جگہ عطا فرما اور اس کی بیوی
 سے بہتر بیوی عنایت کر اور اسے بہشت میں داخل فرما۔ اور اس کو
 عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے بچائے۔ اذیت موت کہتے ہیں۔

جب میں نے یہ دُعا حضور پر نور کی زبان پاک سے سنی تو بے اختیار
میں نے یہ آرزو کی کہ کاش یہ میت میری ہوتی۔ اس حدیث سے صاف
ظاہر ہے کہ یہ دعا بعد نماز جنازہ سنتی جو صحابی نے سنی۔ اور یاد کر لی۔ بطور
نماز جنازہ کے اندر ہوتی تو صحابی اس کو نہ سن سکتے۔ فحفظت
سے دفع ہو گیا۔ یہ دعا بعد نماز جنازہ سنتی اور نماز میں تو کبھی دعا پڑھتے
میں کوئی کسی دعا نہ سنتا ہے اور نہ ہی اس کا حکم۔

نماز جنازہ کے بعد فاتحہ پڑھنا سنت ہے

عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف قولہ صلیت خلف ابن
عباس علی جنازۃ فقرا فأتیہ لکتاب فقال سلمو انھا
سنة۔ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ شریف باب لمنی بالجنازہ)
حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کے
پیشے ایک نماز جنازہ پڑھی۔ نماز جنازہ کے بعد اپنے سورۃ فاتحہ
پڑھی۔ پھر پیش فرمایا کہ زبان لویہ بھی سنت ہے۔ اس سے برتر ثبات
میں تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے نماز جنازہ کے اندر سورۃ فاتحہ
پڑھی۔ بعد نماز جنازہ کے بعد میت کو ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ
پڑھی کہ حضرت کے بعد اقل ہے و تعقیبہ
سے بعد۔ اور یا ہے کہ فاتحہ نماز کے بعد تھی۔
ارات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۴۴

حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد مانگنے کا حکم دیا ہے

صی بن رسول جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی امت
 فاخذوا الدعاء - (رواہ ابو داؤد وابن ماجہ)
 مشکوٰۃ سریف - باب المستی بالجنازة والصلوة علیہا -
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جب تم میت پر نماز
 جنازہ پڑھ لو تو پھر کس کے لئے خاص دعا مانگو۔

کیونکہ اللہم اغفر لہمنا وملتنا الخ میں سب کے
 لئے دعا ہے خاص میت کے لئے نہیں۔ فلہذا حکم شرع پر عمل
 کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میت کے لئے خصوصی دعا
 مانگنا ہے نہ کہ دو عام شائع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ جو صحاح ستہ
 کی کتب ابوداؤد اور ابن ماجہ میں موجود ہے

فاخذوا ایہ فا کا معنی پیچھے اور پھر کا ہے بخوبی قانون ہے
 الفاء۔ للتعقب مع الوصل مشکوٰۃ دعا خواص کو دھوکا دینے
 کے لئے فا کا معنی بیچ اور میں کا کرتے ہیں۔ یہ شریعت اور سنت
 اسلامیہ کے ساتھ سر نہ فرادیت۔ فا کا معنی کہیں بھی بیچ اور میں کا
 نہیں ہے۔ البستہ فی کا معنی بیچ اور میں کا ہوتا ہے۔ اگر فا
 کا معنی بیچ اور میں ہوتا ہے تو پھر قرآن پاک کی اس آیت کا کیا معنی ہوگا

إِذَا طَعِمْتُمْ فَأَنْتَشِرُوا - اگر کوئی ادا قرئت القرآن
 فاستعذ بالله - پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ تم نماز جنازہ سے
 پیہ مانگ لیا کرو۔ مانگو ضرور۔ ما جوابکم فہو اجوابنا۔

صحابہ نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے

شیخ محمد بن علیہ السلام بیہقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عن عبد اللہ بن ابی اوفی وکان من اصحاب الشجرة فما انت
 ابنہ لہ وکان یتبع حنار تہا علی بغلہ خلفہا فجعل
 النساء یسکین فقال لا یرسیر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نہی عن المرائی فتفصص احد اکن من عبراتہا
 ماشاءت ثم کبر علیہا اربع ثم قام بعد لرابعۃ
 قد رطبین التکیبیین بدعوا ثم قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی الجنارہ ہکذا۔

(بیہقی شریف ج ۴ ص ۴۲۰ - فتح ربانی ج ۱ ص ۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اصحاب شجرہ سے تھے۔ ان کی ایک بیٹی
 فوت ہو گئی۔ (تو کسی عذر کی وجہ سے) وہ اس کے جنازے کے پیچھے
 ایک بڑے سوار تھے عورتوں نے رونا پینا شروع کر دیا۔ انہوں نے فرمایا
 کوئی عورت داویا نہ کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داویلا
 سے منع فرمایا ہے۔ تم میں جو چاہے اپنی آنکھوں سے آنسو بہا سکتی

ہے پھر اس پر چار بجیری نماز جنازہ پڑھیں۔ پھر نماز جنازہ ختم کرتے
کے بعد آپ وہیں کھڑے رہے۔ اندازہ دو بجیروں کے مابین کا دعا
فرماتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ میں ہمیشہ
ایسا کرتے تھے۔ (مقیاس حقیقت ص ۵۳۶)

امام شمس الآئمہ نحسی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک
جنازہ پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا:-

ان سبقتمونی بالصلاة علیہ فلا تسبقونی

بالدعاء (مبسوط ج ۲)

اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز جنازہ پڑھ لی تو دعائیں مجھ سے آگے نہ پڑھو۔
یعنی مجھے بھی دعائیں شریک نہ لینے دو۔

ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز جنازہ دعا مانگنا صحابہ
کرام کا محبوب عمل ہے۔ سیہقی کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی
کا دعا مانگنا اور خصوصاً یہ فرمانا کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يصنع فی الجنائزۃ هكذا منکرین دعا پر دورۂ فاروقی
ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری میں یہ حدیث روایت فرما کر منکرین
دعا پر ضابطہ لگائی ہے۔ حدیث یوں ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- وضع عمر علی سریرہ فنکتفہ
الناس یدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فہم

صحیح بخاری شریف باب مناقب عمر بن خطاب۔ نتیجہ لب ربی ج ۱ ص ۱
 کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کئی چارپائی پر سٹایا گیا۔ لوگوں نے ان کو
 گھبرایا۔ امانت کے لئے اور اٹھائے جانے سے پہلے نماز جن زود پر بھی در
 میں بھی نہ میں شان تھا۔ کنف کا معنی لغت میں ہے کہ کنف
 الرجل احاطہ الخ (المجدد ص ۱۱) امانہ کرنا بھینا۔ معنی احاطہ
 (۱۵) بصلون اور یذعون دو آگ کا نکلنا ہے۔ در واقع
 حافظ بھی موجود ہے۔ طوف و طوف عید میں مغایرت کا مواضع دیکھو
 قطع نقد سے اس حدیث میں نو کیا جسے نو سید عمر کی نشانی کے کر۔
 جمع ہو کر بھی ہو گا۔ امانت ثابت ہے۔ جب بصلون حق تو یذعون
 نہیں تھا۔ جب یہ یذعون تھا تو بصلون نہیں تھا۔ کیوں کہ بصلون
 تکنف سے نہیں ہوتا۔ بلکہ تسویہ صفوف اور استقبال قبلہ سے ہوتا ہے
 بخلاف یہ یذعون کہ وہ ال سنت کے عمل کے مطابق چارپائی کو احاطہ
 کرنے سے ہوا۔ اگر یہاں قلب مکہ کی طرف جاسے تو کوئی اشتغال باقی
 نہیں رہتا۔ اگر منکرین و عاقبہ مکہ کی طرف کریں ہوں تو یہ بخاری کی تریغ
 کی اس حدیث اور عمل صحابہ پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ سے قبل بھی دعا
 مانگ لی جاسے۔ اور بعد میں بھی جیسا کہ بیہقی شریف کی روایت میں ہے
 اگر وہ بصلون کا معنی بھی یہ یذعون کریں۔

تو بار بار دعا مانگنا ثابت و جائز ہے۔
 چشم ماروسن دل ماشاد مسند ماحل سنبت ماساد

امام مسلم علیہ الرحمۃ صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں :- عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال وضع عمر بن الخطاب علی سربرہ
فتکفہ الناس - بدعون و یتثون و یصلون علیہ
قبل ان یرفع وانا فیہو - (صحیح مسلم شریف باب
من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجربہ صحیح مسلم
کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۵۱
ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعراب ذوق کی شہادت کے
بعد جس وقت عمر کی نعش مبارک تخت پر رکھی گئی تو صحابہ نے ان پر غم
کیا اور چاروں طرف (نعش مبارک) کا احاطہ کر لیا۔ اور حال یہ تھا کہ تمام
لوگ ان کے لئے دعا مانگتے تھے کہ اللہ انہیں کریم سے بخشے اور اللہ
کی رحمتیں ان کے لئے علیہ کریم سے بہنے لگیں۔ ان کے لئے جنازہ (دفن
کرنے کے لئے) تھایا جائے ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں بھی ان
میں شامل تھا۔

۱۔ اردو ترجمہ مولوی محمد ملک کاندھلوی دیوبندی، جلد دوم صفحہ ۱۳۲

مطبع دین محمد لاہور

سوال ۱۔ اگر نماز جنازہ سے قبل یہ بعد دعا مانگنا بدعت و ثنات
ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس حضرت علی حضرت عبداللہ بن ابی
اوفی حضرت عبداللہ بن عمر اور وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو
ان دعائیں شامل تھے کون ہیں اور خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے یہ فتویٰ ہے؟ (اسل سراج احمد عیدی)

ذریعہ مذہب آخر سے اپیل کرتا ہوں کہ ایک ماہ کے اندر میرے اس سوال کا جواب مدلل مفصل چھپوا کر عام کریں۔ شکریہ

بقول مولوی کفایت اللہ دیوبندی کے کہ دُعا تو وہ مانگتے تھے مگر ان کی دُعا کے لئے اجتماع، اہتمام و تدائی نہ تھا۔ تو بعینہ یہ بات ہمارے ہاں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارا اجتماع، اہتمام اور تدائی صرف نمازِ جنازہ کیلئے ہوتا ہے۔ اور اس کے ضمن میں دُعاؤں سنوئے بھی ادا ہو جاتی ہے۔ بالقرنن اگر دُعا کا اہتمام بھی کیا جائے تو جواب طلب یہ امر ہے کہ دُعاؤں کی قسم خیر ہے یا شر؟ معروف ہے یا منکر؟ اگر شر و منکر ہے تو حضور اور صحابہ نے دُعاؤں کیوں مانگیں؟ اگر خیر و معروف ہے اور ضرور ہے تو حکمِ قرآن ہے: **وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ**۔ (پک آل عمران آیت ۱۰۴) اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بعلالی کی طرف بلائیں۔ اور اچھی بات کا حکم دیں۔ خیر و معروف پر اجتماع و اہتمام اور تدائی لازمی و ضروری ٹھہرا۔

دُعا کے فوائد و فضائل میں احادیث

۱۔ الدعاء هو العبودۃ - (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد

والنسائی و ابن ماجہ)

۲۔ الدعاء مع العبادۃ - (رواہ الترمذی)

۳ :- ليس شئ اكرم على الله من الدعاء -
 (رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حديث
 حسن غریب -

۴ :- لا يرد القضاء الا الدعاء - (رواه الترمذی)

۵ :- ان الدعاء ينفع مما نزل وما لم ينزل فعليك عباد
 الله بالدعاء - (رواه الترمذی)

۶ :- ما من احد يدعوا بدهاء الا اتاه الله ما سأل الترمذی

۷ :- سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل -

۸ :- من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة
 (رواه الترمذی)

۹ :- ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان
 الله لا يتجيب دعاء من قلب غافل لاه -

(رواه الترمذی . وقال هذا حديث غریب)

۱۰ :- اذا سألتم الله فاستلوه ببطون اكمم ولا تسئلوه
 بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم -

(رواه ابو داود - اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ دعائیں ہاتھ

اٹھاؤ ۔ سیدھا پانسہ اوپر کرو اور ہاتھوں کو منہ پر پھیرو -

۱۱ :- ان ربكم حي كريم يستحي من عبده اذا رفع يديه

اليه ان يرددهما صفراً - (رواه الترمذی وابو داود -

والبیاتی فی الدعوات البکیرة سورة المصافات کتاب الدعوات .

۱۳۔ ہر نماز کے بعد دعائیں حضور نبی کریم کی وصیت سے .

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۲۲ مسندک نہایت ج ۳ ص ۲۴۳)

۱۴۔ ہر نماز کے بعد دعائیں گنے والے کی شفاعت بامستحقہ دن حضور فرمائی گئی . (کنز العمال ج ۱ ص ۱۸۳)

۱۵۔ حضور پیشہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے . (بخاری ج ۲ ص ۲۸۴)

ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۱۲، کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۹، و ص ۲۹۱ و مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۶ و کنز العمال ج ۱ ص ۱۹۲ میں غلاموں کو حکم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مستحب ہے . (۵۳۶)

۱۶۔ ہر ذکر کے بعد دعا . (جلا رالافہام ص ۲۹۳)

۱۷۔ تین بار دعا مانگنی . عن انس قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیه ثم قال اللهم اغفنا اللهم اغفنا اللهم اغفنا . (مسند شریف ج ۲ ص ۲۹۳) قال ابن عساکر

ففيه استحباب تكرار الدعاء ثلاثا .

۱۸۔ عن عائشہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القيام ثم دفع یدیه ثلاث مرات . (مسند ابن

۱۹۔ دعا مانگنے وار مفضول ہے . عن ابی ہریرۃ قال قال اللہ

علیہ وسلم من سئل اللہ یغضب علیہ . (رواد الترمذی

اور عبادت بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور وہ دعا اور ایصالِ ثواب کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص ان کے لئے دعا کرتا ہے یا کوئی ثواب انہیں پہنچاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور پھر دعا کرنے والا ثواب پہنچانے والا بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ (دلیل الخیرات فی ترک المنکرات ص ۴) پھر وہی مفتی صاحب منکروں کا رد کیا کرتے ہیں۔ "واضح ہو کہ اموات مسلمین کے لئے نفسِ دعا نے مغفرت اور ایصالِ ثواب بالافاق مستحسن اور محبوب ہے۔ ہر شخص کو شرعاً یہ اجازت ہے کہ جب چاہے (جنازہ سے پہلے یا بعد) اور جس قدر چاہے میت کے لئے دعا کرے مغفرتِ ربیہ یا کسی بدنی یا مالی عبادت کا ثواب پہنچائے۔ (دلیل الخیرات ص ۴) مفتی سفایت اللہ اپنے دلائل کا نتیجہ پیش کرتے ہیں :- اگر لوگ نماز جنازہ کے بعد جمع ہو کر اور ابتداء کر کے دعا نہ کریں بدیہ صغیر تو اگر علیحدہ ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر یہ شخص تنہا دعا کرے تو اس میں کسی طور سے نماز جنازہ میں زیادتی کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ (دلیل الخیرات ص ۵) اصل بات یہ ہے کہ جب بعد از نماز جنازہ میت کے لئے دعا مانگیں تو صغیر توڑ دیں۔ تاکہ دور والے لوگوں پر التباس و شبہ نہ رہے کہ یہ نماز جنازہ ہے یا دعا جب صغیر ٹوٹ گئیں۔ شبہ ختم ہو گیا۔ اور اجتماع دعا حدیثِ مؤثرہ و مؤیدہ خانی شریف کی روایت شہادت امیر عمر مراد آیت قرآن و احادیث سے صحیح و مستند شدہ میں ثابت ہو چکا ہے مفتی جی کی ٹانگ اور والی بات ہے اور کچھ نہیں ع جو چاہے آپ کا سن کر شرمہ ساز کرے

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز بخارہ خود دُعا ہے۔ ان کو اپنے مفتی دیوبندی کی یہ بات مان لین چاہیے۔ مفتی ہی لکھتے ہیں: اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز بخارہ دُعا کا جو وہ دُعا ہے۔ اور نماز ہونے کی اس میں کوئی جہت نہیں ہے۔ (دلیل الخیرات ص ۴)

اگر دُعا مان لیں تو دُعا پر دُعا کہنا کیوں عجیب ہوا۔ جبکہ دُعا پر دُعا حدیث سے ثابت ہے۔ (فتح القدير ج ۲ ص ۱۱۱ و مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹۳ و مسلم شریف ج ۱ ص ۳۱۳ و مستدرک ج ۱ ص ۲۹۹) فقہانے فرمایا نماز بخارہ کے بعد دُعا کر دُعا نہ مانگے۔ "مختصاً" دلیل الخیرات ص ۱۵۱ فقہانے اس فتویٰ سے ثابت کر رہے ہیں کہ دُعا مانگ لیں۔ مانگیں ہمیں کوئی اغراض نہیں ہے۔

دلیل الخیرات مصنف مولوی کنیت اللہ دیوبندی میں درج شدہ فتویٰ سے بینہ اقصائیں۔ علمائے اجمیر کا فتویٰ: دُعا پر دُعا مانگنا تو یہ جائز ہے (ص ۶۲) علماء کرام کا فتویٰ: متخصص کو اختیار ہے کہ علاوہ نماز بخارہ کے وہ دُعا بعد از دُعا کرے۔ اپنی خوشی سے جب چاہے میت کے لئے دُعا کرے۔ "و"۔ ان نفس الدعاء جائز بعد الصلوٰۃ ص ۶۱۔ دُعا بغیر اہتمام کے مردہ کے لئے اُثر کیا کرے (ابن تہریر دُعا مطلق دُعا میت کے واسطے اور نیز اس ثواب حدیث شریف وفقہ خفیہ میں ثابت ہے اُثر میت کے واسطے لوگ مرد افراد انہیں مواقع (قبل از دُعا) یا ان کے سوا میں۔ یہاں تصریح نفی فقہ میں نہیں

ثابت ہے۔ دعا کرتے رہیں میں اس کو بدعت نہیں کہوں گا۔ مگر ماننا
حدیث سے ثابت ہے۔ مولوی اسماعیل کلکتہ۔ دلیل ۱۵۔ مراقبہ گنج کے
سوار۔ بلکہ ہر شخص طارہ از جواز کے۔ اپنی خوشی سے جب بی چاہے
میت کے واسطے دعا خیر کیا کرے۔ دلیل ۱۶۔ دعا کرتے رہنا بدعت
موتی کے ورنہ (موجود) جب ہمیں بطور خواہش سے دعا کریں
دلیل ۱۷۔ اعلام سرگرمیہ۔ فردا فردا۔ شخص جس قدر چاہے دعا کر سکتا
ہے۔ ۱۸۔ (سما لا ہو) بے شک ہر شخص بعد نماز جوازہ بغیر التزام
کے جب بی چاہے میت کے واسطے ہر وقت دعا کر سکتا ہے۔ اعلام
رنال۔ میت کو ہر وقت دعا و فاتحہ سے ثواب پہنچا سکتے ہیں
اوایل الخیرات ۱۳۸۔ اسی طرح بے قیود کتاب دلیل الخیرات مولوی
کفایت اللہ مفتی دیابند میں موجود ہیں۔

نتیجہ: فی نفسہ دعا قبل از نماز جوازہ و بعدہ حبائز
و تقس اور محبوب۔ کما مر من الایات والاحادیث۔ ۲۔ اور
بقور دیوبندی مفتی کفایت اللہ کے بعد نماز جوازہ اتنا خیر اور مہربان نہایت
(دلیل الخیرات ۲۳) ہے

داناے لئے کافی ہے اک اشارہ
نواں کو کہا حدیث قرآن کر لوگسارا
اے منکرین دعا خدا را امت مسلمہ میں نفرت نہ ڈالو
اموات مسلمہ کو دعاے مغفرت سے محروم نہ کرو

نہ سے ڈرو اور مسقطہ کریمہ جیا کرو۔ تم اپنے بڑوں کی بات مان
 کر ایکہ ایکلے دس مانگ یا کرو۔ اور تمہیں اسوۂ حضور پر نور طریقہ
 محابہ اور اجتماعِ امت پر رہنے دو۔ مل بر میت لے لئے دعا مانگئے
 دو۔ بخاری شریف باب مناقب عمر فتح ۲، ص ۲۰۰۔ فتح الباری
 ج ۲ ص ۱۸۱۔ مبسوط ج ۲ ص ۲۰۰ و سلم شریف۔

انعام برائے منکرین دعا

رسالہ ہذا کے کسی حوالہ کو خط ثابت کرنے پر مبلغ
 پانچ روپے نعتِ انعام حاصل کریں۔

چیلنج

اسلامی برائیوں کا قبل از نماز جنازہ بالبعد نماز جنازہ میں آیہ
 آیت قرآن و احادیث صحیحہ معجم مطلوب و محبوب ہے۔
 (ایک صد روپیہ انعام)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ



الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

محمد راجہ
 السید

فتویٰ

- ۱۔ کیا نماز جنازہ کے بعد دعائے گمّی کا حکم قرآن میں ہے۔؟
- ۲۔ کیا حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد دعائے گمّی ہے۔؟
- ۳۔ دعا بعد نماز جنازہ کا حکم وجوبی ہے یا استحبائی؟
- ۴۔ کیا یہ ممکن ہے کہ شارع کسی چیز کا حکم تو دے اور خود نہ کرے جیسا کہ
فاخلصواللہ الدعاء سے مستفاد ہے۔
- ۵۔ اگر بعد نماز جنازہ دعائے گمّی جائے تو شرعاً کوئی مؤخذہ ہے۔؟
- ۶۔ بعد نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر دعائے گمّی ماثور ہے؟
بالترتیب جوابات عنایت فرمادیں شکریہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہوالموفق للصواب۔

دعا ایک ایسی خصوصی عبادت و مغز عبادت ہے کہ اس کا جواز
زمان و مکان اور تعداد کی قیود سے آزاد ہے۔ قرآن کریم سے بالخصوص
بلا کسی قید زمانی و مکانی کے ثابت ہے کہ زندوں کی دعا اسرار
مومنین کے لئے نافع و مفید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ۔ نماز کے بعد

دُعائے مانگنے کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے: فَإِذَا فرغت
فَانصِبْ والی دیک فارغ۔ علامہ بلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
 ان آیات کی تفسیر لیں فرماتے ہیں۔ فَإِذَا فرغت من
الصلوة فالنصب انصب فی الدعاء کہ جب آپ نماز
 سے فارغ ہوں تو دعائیں گوشش کر۔ (جلالین ص ۵۲)
 جنازہ بھی نماز ہے۔ لہذا اس کے بعد دعائے مانگنا ان آیات
 پر عمل ہوگا۔

۲:- جب حضور علیہ السلام کا فرمان اذا صلیتم علی المیت
 فاخلصوا له الدعاء ثابت ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ
 آپ اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔ باقی عدم زکریٰ کے عدم وجود
 کو مستلزم نہیں ہوتا۔

۳:- جنازہ کے بعد دعا کا حکم استجابی ہے وجوبی نہیں۔
 ۴:- ہرگز نہیں ہو سکتا اور فاخلصوا له الدعاء والی حدیث
 یہ بات ثابت ہی نہیں ہوتی کہ آپ نے جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی ہو۔
 ۵:- کوئی مواخذہ نہیں۔ جبکہ اس کو جائز سمجھتا ہو۔

۶:- جب نماز جنازہ کے بعد دعا شرعی طور پر ثابت ہے
 تو ہاتھ مٹھانا خود ہی ثابت ہو جائے گا۔ کیونکہ ہاتھ
 اٹھانا دعا کی سنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حافظ محمد خاں قادری خادم دارالعلوم جامعہ نظامیہ ندوۃ لوہاری گیٹ لاہور
 الجواب صحیح۔ محمد عبدالقیوم غفرلہ ۲۲ رجب ۱۴۰۵ (مہر)

سنت محمد سراج احمدی کی دیگر تصانیف

صدائے کاظمی غزالی زبان حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب کی
تقاریب کا اہم مجموعہ ہدیہ :- ۵/- روپے

افضل الحجۃ صلوة و سلام کے فضائل اور مختلف صیغہ
درود پر بہترین رسالہ ہدیہ :- ۵۰/۱ روپے

کنز السعید کنز آن پاک میں مذکورہ قسموں کی مدلل
تفسیر و توضیح (زیر طبع)

القول السدید فی حکم یزید یزید پلید کا کردار اور اس کے بائے
میں اہل اسلام کی رائے (زیر طبع)

الامداد والاستعا نصرت قرآن شریف اور مخالفین کے
گھرنے مدد کا ثبوت (زیر طبع)

مسائل اہل سنت پر مسائل اہل سنت کی نظریں
بہترین تبصرہ (زیر طبع)

قیامت کب آئے گی؟ آیات قرآنیہ و احادیث اور اقوال
سے مرصع کتاب ہدیہ ۵۰/۲ روپے

مکتبہ سعید دربار ایشیہ نواب پور (ملتان)

125-7
81-14
109-6
93
539-2

مَنْظُورِ افروز

الخطاط

شاهین مارکیٹ . مان شہر

مکتبہ